هفت وار رسالہ: 308
WEEKLY BOOKLET: 308

شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے ایک بزرگ کا تذکرہ، بنام

فیضانِ شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات 20

پیشکش: المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

فیضانِ شیخ ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ

دُعائے عطار: یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی 20 صفحات کا رسالہ ”فیضانِ شیخ ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ“ پڑھ یا سُن لے اُسے دنیا کی محبت سے بچا، اخلاص کے ساتھ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرما، اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں داخلہ عطا فرما۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

سلسلۂ قادریہ رضویہ عَطّارِیہ کے مشہور بُزُرگ، حضرتِ ابو بکر شبلی بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے فوت شُدہ پڑوسی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولا: مجھے بڑی سختیوں سے واسطہ پڑا، مُنکَر نکیر (قبر میں امتحان لینے والے فرشتوں) کے سُوالات کے جوابات بھی مجھ سے نہیں بَن پڑ رہے تھے، میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا! اتنے میں آواز آئی: دنیا میں زَبان کے غیر ضَروری استعمال کی وجہ سے تجھے یہ سزا دی جارہی ہے۔ اب عذاب کے فِرِشتے میری طرف بڑھے، اتنے میں ایک صاحب جو بڑے خوبصورت اور خوشبودار تھے، وہ میرے اور عذاب کے درمیان آگئے اور انہوں نے مجھے مُنکَر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد دِلا دیئے اور میں نے اُسی طرح جوابات دے دیئے، اَلْحمدُ لِلّٰہ! عذاب مجھ سے دُور ہوا۔ میں نے اُن بُزُرگ سے عرض کی: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں؟ فرمایا: تمہارے بہت زیادہ دُرود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے میں پیدا ہوا ہوں اور مجھے ہر مصیبت کے وقت تیری مدد کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ (القول البدیع، ص260)

آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ ہر جگہ ہر مُصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

قبر میں آقا کیوں نہیں آسکتے!

سبحانَ اللہ! کثرتِ دُرُود شریف کی بَرَکت سے مدد کرنے کیلئے قبر میں جب فِرِشتہ آسکتا ہے تو تمام فِرِشتوں کے بھی آقا مکی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کرم کیوں نہیں فرما سکتے! کسی نے بالکل بجا تو فریاد کی ہے۔

میں گور اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا امداد مری کرنے آجانا مرے آقا
روشن مِری تُربت کو لِلّٰہ شَہا کرنا جب وقتِ نَزع آئے دیدار عطا کرنا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

عاشقِ دُرُود و سلام کا مقام

اے عاشقانِ رسول! آپ نے دُرودِ پاک کی برکت دیکھی؟ کاش! ہم بھی دُرودِ پاک پڑھتے رہا کریں۔ سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کے بارہویں (12th) پیر و مُرشد، حضرت شیخ ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کا بارگاہِ رِسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں جو مقام تھا اُس کا اندازہ اِس واقعے سے لگایئے۔ حضرتِ شیخ ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک دِن بغداد شریف کے بہت بڑے عالِم حضرتِ ابو بکر بن مُجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس تشریف لائے تو اُنہوں نے فوراً کھڑے ہو کر اُن کو گلے لگالیا اور پیشانی چوم کر بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا، حاضرین نے عرض کیا: یا سیِّدی! آپ اور اہلِ بغداد کل تک اِنہیں دیوانہ کہتے رہے ہیں مگر آج ان کی اِس قَدَر تعظیم کیوں؟ جواب دیا: میں نے یوں ہی ایسا نہیں کیا، اَلحمدُ لِلّٰہ! آج رات میں نے خواب میں یہ ایمان اَفروز منظر دیکھا کہ ابو بکر شبلی بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے تو سرکارِ

دو عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کھڑے ہوکر ان کو سینے سے لگالیا اور پیشانی کو چوم کر اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ میں نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! شبلی پر اِس قَدَر شَفْقت کی وجہ؟ اللہ پاک کے مَحبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا کہ یہ ہر نَماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۱۲۸﴾ (پ11، التوبہ:128) اور اس کے بعد مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے۔ (القول البدیع، ص346)

بے عَدَد اور بے عَدَد تسلیم بے شُمار اور بے شُمار دُرُود
بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے ہو اِلٰہی مرا شِعار دُرُود

(ذوقِ نعت، ص124)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں ذکرِ خیر

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برَکاتُہُمُ العالیہ نے اپنے مُریدین و طالبین کو روزانہ پڑھنے کے لئے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کا جو شجرہ شریف عطا فرمایا ہے اُس میں حضرتِ شیخ ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کے وسیلے سے یوں دُعا کی گئی ہے:

بہرِ شبلی شیرِ حق دُنیا کے کُتّوں سے بچا ایک کا رکھ عبدِ واحد بے رِیا کے واسطے

الفاظ معانی: بہر: واسطے۔ شیرِ حق: اللہ پاک کے شیر۔ دنیا کے کتے: دنیا کے حریص۔ بے رِیا: مخلص بندہ

دُعائیہ شعر کا مفہوم: اے اللہ پاک! حضرتِ ابو بکر شبلی جو تیرے نیک و پرہیز گار بندے اور شیر ہیں، ان کے واسطے مجھے دنیا کے حریصوں اور لالچیوں سے بچا۔ مجھے اِن کے

خلیفہ حضرتِ شیخ عبدُ الواحد تمیمی رحمۃُ اللہِ علیہ کے صدقے ایک ہی دَر کا مخلص غلام بنا۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عربی شجرہ

عظیم عاشقِ صحابہ و اہلِ بیت، امام اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک طویل عربی شجرہ ، بصیغہ دُرود شریف تحریر فرمایا ہے، اس میں حضرتِ ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذکرِ خیر اس طرح کرتے ہیں: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَعَلَی الْمَوْلَی الشَّیْخِ اَبِیْ بَکْرِ نِ الشِّبْلِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ“

ترجمہ: اے اللہ پاک! تُو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر، آپ کی آل و اصحاب پر اور شیخ و مولیٰ حضرتِ ابوبکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ پر دُرود و سلام بھیج اور بَرَکت نازل فرما۔(تاریخ و شرح شجرۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص109)

تعارف اور وِلادت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ شیخ ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت(Birth) 247ھ میں بغداد شریف کے قریب ”سامرہ“ نامی علاقے میں ہوئی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام مبارک ”جعفر“ اور کنیت ”ابو بکر“ ہے۔ شبلہ یا شبیلہ کے علاقے میں رہنے کی وجہ سے آپ کو ”شبلی“ کہا جاتا ہے۔(تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص202) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو اللہ پاک کے مبارک نام سے بڑی محبت تھی، جہاں کہیں لفظ ”اللہ“ لکھا دیکھتے فوراً چوم لیتے۔(مسالک السالکین، 1/ 318) اللہ پاک نے آپ کی آنکھوں سے پردے اُٹھا دیئے تھے آپ خود فرماتے ہیں: میں بازار جاتا ہوں تو وہاں موجود لوگوں کی پیشانی پر سعید (یعنی خوش بخت) اور شقی (یعنی بد بخت) لکھا ہوا پڑھ لیتا ہوں۔(تذکرۃ الاولیاء، 2/141)

بادشاہی خِلْعَت

حضرتِ ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے 30 سال علمِ دین حاصل کرکے فقہ و حدیث میں بُلند مقام پایا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ مالکی تھے، حدیثِ پاک کی مشہور کتاب "مُؤَطّا امام مالک" آپ کو زبانی یاد تھی۔(تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص202) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ محترم بادشاہ کی طرف سے ایک علاقے کے امیر تھے۔ علمِ دین حاصل کرنے کے بعد آپ کو بھی والدِ محترم کی طرح نَہاوَنْد (ایک علاقے کا نام) کی گورنری کا عُہدہ ملا۔ ایک مرتبہ بادشاہ نے تمام اُمَراء کو اپنے ہاں بُلا کر سب کو خِلْعَت (یعنی قیمتی لباس) سے نوازا۔ اتفاق سے ایک امیر کو چھینک آئی اُس نے بادشاہ کی طرف سے ملنے والی خِلْعَت سے ناک صاف کرلیا، بادشاہ کو بڑا غصہ آیا اُس نے اُسے مَعْزُول کرکے اس سے خِلْعَت واپس لے لی۔ حضرتِ شیخ ابوبکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بادشاہ کے پاس تشریف لاکر فرمایا: اے بادشاہ! تُو ایک مخلوق ہے، تُو پسند نہیں کرتا کہ تیرے دیئے ہوئے اِنْعام کی کوئی بے ادبی کرے تو سارے جہان کے مالک و مولا نے مجھے اپنی دوستی کی نعمت سے نوازا ہے وہ کب پسند کرے گا کہ میں اُس کی اس عظیم نعمت کو ضائع کروں! یہ فرما کر آپ وہاں سے باہر آئے اور عہدے کو خیر باد کہہ کر حضرتِ خیرُ النَّسّاج رحمۃُ اللہِ علیہ کی محفل میں حاضر ہو کر توبہ کی۔ اِنہوں نے آپ کو وقت کے بہت بڑے ولیِ کامل بلکہ اولیائے کرام کے سردار حضرتِ ابو القاسم جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا فرمایا، آپ نے اُن کے ہاتھ پر بیعت کرکے خوب عبادت و رِیاضت کی پھر آپ کو خلافت سے بھی نوازا گیا۔(شریف التواریخ، 1/583،584ملتقطاً۔ مسالک السالکین، 1/316ملخصاً)

اُن کا منگتا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج
جس کی خاطر مر گئے مُنْعَم رگڑ کر ایڑیاں (حدائقِ بخشش، ص86)

الفاظ معانی: دنیا کا تاج: عُہدہ و مَنصب۔ مُنعَم: نعمتوں والے۔

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے اس شعر کا مطلب ہے: بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا فقیر دراصل سب سے بڑا امیر ہے کہ وہ دنیا کے بڑے بڑے عہدوں جسے حاصل کرنے کے لئے لوگ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے ہیں، اُنہیں اپنے پاؤں کی ٹھوکر پر رکھتا ہے۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

میں بڑا امیر و کبیر ہوں شہ دوسرا کا اَسیر ہوں
درِ مصطفٰے کا فقیر ہوں میرا رِفعتوں پہ نصیب ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ شبلی نے سجدے میں دُعا مانگی (واقعہ)

اے عاشقانِ اولیا! اللہ پاک کے نیک بندوں کو دنیاوی تخت و تاج، دنیاوی مال و اسباب کی خواہش نہیں ہوتی، بلکہ یہ تو اللہ پاک سے غافل کر دینے والی دنیا اور اس کے مال و جنجال (جَن۔جال) سے دور بھاگتے ہیں۔ جیسا کہ حضرتِ شیخ ابو بکر شبلی بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک دنیا میں پھنسے (یعنی دنیا دار) آدمی کو دیکھا تو سجدے میں گر گئے اور یہ دعا پڑھی: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔"

ترجمہ: اللہ پاک کا شکر ہے جس نے مجھے اُس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مُبتَلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/389)

حضرتِ علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حضرت ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ جب کسی دنیا دار کو دیکھتے تو (مالِ دنیا کے وَبال سے بچنے کے لیے) پڑھتے: "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی یعنی اے اللہ پاک! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں دَرگُزر اور

عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ (مرقاۃ المفاتیح، 9 / 95) اللہ ربُّ الْعِزّت کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیهِ واٰلهٖ وَسلّم

میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں:

تاج و تخت و حکومت مت دے کثرتِ مال و دولت مت دے
اپنی رِضا کا دیدے مُژدہ یااللہ مری جھولی بھر دے
(وسائلِ بخشش، ص123)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اِحسان کا بدلہ

حضرتِ شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک دن اپنے چالیس مُریدوں کے قافلے کے ہمراہ شہرِ بغداد سے باہَر تشریف لے گئے، ایک مقام پر پہنچ کر آپ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ پاک اپنے بندوں کے رِزْق کی کفالت کرنے والا ہے، پھر آپ نے پارہ 28 سورۃُ الطَّلَاق کی دوسری اور تیسری آیتِ کریمہ کا یہ حصّہ تِلاوت فرمایا:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ(۲) وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُؕ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗؕ (پ28، الطلاق:2،3)

ترجَمۂ کنزُ الْاِیمان: اور جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لئے نَجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اُسے کافی ہے۔

یہ فرمانے کے بعد مُریدوں کو وَہیں چھوڑ کر آپ کہیں تشریف لے گئے۔ تمام

مُریدین تین روز تک وَہیں بھوکے پڑے رہے۔ چوتھے دن حضرتِ شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ واپس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ پاک نے بندوں کے لئے رِزق تلاش کرنے کی اجازت دی ہے۔ (چُنانچِہ پارہ 29 سورۃُ المُلک کی آیت نمبر 15 میں) ارشاد ہوتا ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖؕ﴾ ترجمۂ کنزُالْاِیمان: ”وُہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین رام (یعنی تابِع) کر دی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ۔“

اِس لئے تم اپنے میں سے کسی کو بھیج دو، اُمّید ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ کھانا لے کر آئے گا۔ مُریدوں نے ایک غریب شخص کو بغداد بھیجا، وہ گلی گلی پھرتا رہا، مگر روزی ملنے کی کوئی راہ پیدا نہ ہوئی، تھک ہار کر ایک جگہ بیٹھ گیا، قریب ہی ایک غیر مُسلم طبیب کا مَطب (دواخانہ) تھا، وہ طبیب بڑا ماہر نَبّاض تھا، صرف نبض دیکھ کر مریض کا حال خود ہی بتا دیتا تھا۔ سب چلے گئے تو اُس نے اِس اللہ والے کو بھی مریض سمجھ کر بُلایا اور نبض دیکھی پھر روٹیاں سالن اور حَلوہ منگوایا اور پیش کرتے ہوئے کہا: تمہارے مرض کی یہی دوا ہے۔ دَرویش نے طبیب سے کہا: اِسی طرح کے 40 مریض اور بھی ہیں۔ طبیب نے غلاموں کے ذَرِیعہ چالیس اَفراد کے لئے ایسا ہی کھانا منگوا کر اللہ والے کے ساتھ روانہ کر دیا اور خود بھی چُھپ کر پیچھے پیچھے چل دیا۔ جب شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں کھانا حاضِر کیا گیا تو آپ نے کھانے کو ہاتھ نہیں لگایا اور فرمایا: اے اللہ کے نیک بندو! اِس کھانے میں تو عجیب راز چُھپا ہوا ہے، کھانا لانے والے نے سارا واقِعہ سُنایا۔ شیخ نے فرمایا: ایک غیر مُسلم نے ہمارے ساتھ اِس قَدَر اچھا سُلوک کیا ہے، کیا ہم اس کا بدلہ دیئے بغیر یوں ہی کھانا کھا لیں؟ مُریدوں نے عرض کی: عالیجاہ! ہم غریب لوگ اُسے کیا دے سکتے ہیں؟ حضرت شیخ ابو بکر

شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: کھانے سے پہلے اس کے حق میں دُعا تو کر سکتے ہیں، چُنانچہ دُعا کی گئی، ہاتھوں ہاتھ دُعا کی بَرَکت یوں ظاہر ہوئی کہ وہ غیر مُسلم طبیب جو ساری باتیں چُھپ کر سُن رہا تھا اُس کے دل میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا، اس نے فوراً اپنے آپ کو شیخ شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں پیش کر دیا، توبہ کر کے کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور شیخ کے مُریدوں میں شامل ہو کر بُلند مقام پر پہنچ گیا۔(روض الریاحین، ص 157 ملخصًا) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

وَلی کی خدمت رنگ لاتی ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا نیکی کی دعوت کا انداز کس قدَر نرالا ہوتا ہے! ان کی خدمت کرنے والا کبھی خالی نہیں لوٹتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی حُسنِ سُلوک کرے تو اُس کو دعاؤں سے نوازنا چاہئے۔ نیز اگر کوئی غیر مسلم اِحسان کر دے تو اُس کے حق میں دُعائے ہدایت کرنی چاہئے۔ حضرتِ شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ اور آپ کے مُرِیدین کی دُعائے ہدایت رنگ لائی اور اَلحمدُ لِلّٰہ ان کی خدمت کرنے والا غیر مُسلم طبیب ایمان کی دولت سے مالا مال ہو گیا۔

دعائے ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

غیر مُسلم طبیب مسلمان ہوگیا

ایک اور غیر مُسلم طبیب کو دامنِ اسلام میں داخل کرنے کا حیرت انگیز واقعہ پڑھئے۔ حضرت شیخ شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مرتبہ بہت بیمار ہو گئے۔ لوگ آپ کو علاج کے لئے ایک شفا خانے لے گئے۔ بغداد شریف کے وزیر علی بن عیسیٰ نے آپ کی حالت دیکھی تو فوراً بادشاہ سے رابطہ کیا کہ وہ کوئی تجربہ کار طبیب بھیجے۔ بادشاہ نے ایک غیر مُسلم ماہر طبیب کو

بھیج دیا۔ اس نے حضرت شیخ شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کے علاج کے لئے بہت کوششیں کیں لیکن آپ ٹھیک نہ ہوئے۔ ایک دن طبیب کہنے لگا: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے گوشت کے ٹکڑے سے آپ کو شِفا مل جائے گی تو اپنے جسم کا گوشت کاٹ کر دینا بھی مجھ پر زیادہ مشکل نہ ہوتا۔ یہ سُن کر شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: "میرا علاج اس سے بھی کم میں ہو سکتا ہے،" ڈاکٹر نے پوچھا: وہ کیا؟ ارشاد فرمایا: مسلمان ہو جاؤ۔ یہ سن کر وہ مسلمان ہو گیا اور اس کے مسلمان ہونے پر حضرتِ شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی تندرست ہو گئے۔ (روض الریاحین، ص 158) اللہ ربُّ الْعِزت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

امامِ عشق و محبت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے فارسی کلام میں حضرتِ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں:

شبلیا اے شبلِ شیرِ کبریا اِمداد کُن (حدائقِ بخشش، ص329)

ترجمہ: خدا کے شیر کے بیٹے شیر، اے حضرتِ ابو بکر شبلی! میری مدد کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام ایک سچا مذہب ہے، جو عین فطرتِ انسانی کے مطابق ہے۔ غیر مُسلموں کو اسلام کی طرف بُلانا، تمام نبیوں، رسولوں کی سنّت ہے، کیونکہ تمام انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو دنیا میں بھیجنے کا بنیادی مقصد لوگوں کو کفر کے اندھیروں سے نکال کر دینِ اسلام کے نور میں داخِل کرنا تھا۔ اس واقعے میں حضرتِ شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی نیکی کی دعوت کی زبردست کُڑھن بھی ظاہر ہو رہی ہے۔ غیر مُسلم کے

مسلمان ہوتے ہی آپ خوشی میں تندرست ہوگئے۔ گویا جسمانی علاج کی غرض سے آنے والے ایک روحانی وجسمانی بیمار کو کفر کی اندھیری غار سے نکال کر اسلام کی دولت سے نواز کر فیضیاب کرنا تھا۔ دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے کا ذہن بنائیے۔ غیر مسلموں کو مسلمان اور بگڑے ہوئے مسلمانوں کو نیک بنانے کا سامان کیجئے۔

کافر آجائیں گے، راہِ حق پائیں گے　　اِن شاءَ اللہ چلیں، قافلے میں چلو

سُنّت سے محبّت کا عظیم جذبہ

حضرتِ عبدُ الْوَہّاب شَعرانی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ایک بار حضرت ابو بکر شِبلی بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کو وُضو کے وَقْت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کے سکّے) میں مِسواک خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے عرض کیا: یہ تو آپ نے بَہُت زیادہ خَرْچ کرڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ پاک کے نزدیک مچھر کے پَر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت اللہ پاک نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ تُو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مِسواک) کیوں چھوڑی؟ میں نے تجھے جو مال و دولت دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پَر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِتنی عظیم سنّت (مِسواک) حاصِل کرنے پر کیوں خَرْچ نہیں کی؟ (لواقح الانوار، ص38 ملخصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیارے پیارے پیر و مرشد حضرتِ شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی سنّتِ مسواک سے محبت کا مُنفَرِد انداز مرحبا صد مرحبا۔ کاش! ہم بھی

حقیقی معنوں میں سچے عاشقانِ رسول اور سُنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جائیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

رقت انگیز حج

حضرتِ شیخ شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ جب حج کیلئے میدانِ عَرَفات شریف پہنچے تو بالکل چُپ رہے، سُورج غُروب ہونے تک کوئی لفظ مُنہ سے نہ نکالا، جب دَورانِ سعی، میلین اَخضَرَین سے آگے بڑھے تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، روتے ہوئے اُنہوں نے عَرَبی میں اَشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

﴿1﴾ میں چل رہا ہوں اِس حال میں کہ میں نے اپنے دِل پر تیری محبَّت کی مُہر لگا رکھی ہے تاکہ اِس دِل پر تیرے سِوا کسی کا گزر نہ ہو۔

﴿2﴾ اے کاش! مجھ میں یہ اِستقامت ہوتی کہ میں اپنی آنکھوں کو بند رکھتا اور اُس وَقت تک کسی کو نہ دیکھتا جب تک تجھے نہ دیکھ لیتا۔

﴿3﴾ جب آنکھوں سے آنسو نکل کر رُخساروں پر بہنے لگتے ہیں تو ظاہِر ہو جاتا ہے کہ کون واقعی رو رہا ہے اور کس کا رونا بناوَٹی ہے۔(روض الریاحین، ص100) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وَسلّم

بادشاہ کا علاج

اللہ والے جسمانی اَمراض و دُنیاوی مسائل سے گھبرایا نہیں کرتے بلکہ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم چاہیں تو اللہ پاک کی عطا سے بڑے سے بڑے بیمار جنہیں سارے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہو پلک جھپکنے میں ٹھیک کر دیں، جیسا کہ ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید رحمۃُ اللہِ

علیہ بیمار ہو گئے ، بَہُت عِلاج کروایا مگر شِفا نہ مل سکی ، اسی حالت میں چھ مہینے گزر گئے۔ ایک دِن انہیں پتا چلا کہ حضرتِ شیخ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ اُن کے محل کے پاس سے گزر رہے ہیں تو آپ نے انہیں اپنے پاس تشریف لانے کی درخواست کی۔ جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ تشریف لائے تو اسے دیکھ کر اِرشاد فرمایا: فِکْر نہ کرو اللہ پاک کی رَحْمَت سے آج ہی آرام آجائے گا۔ پھر آپ نے دُرُودِ پاک پڑھ کر بادشاہ کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو وہ اُسی وَقْت تَنْدُرُسْت ہو گئے۔ (راحت القلوب (فارسی)، ص50) ایسے ہی بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کے بارے میں شاید ڈاکٹر اقبال نے لکھا ہے:

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی، ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضاء لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دینِ محمدی کے جلوے

حضرت ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ مکۂ پاک سے مُلکِ شام جارہا تھا، راستے میں میری ملاقات ایک راہِب (یعنی عیسائیوں کے عالِم) سے ہوئی۔ وہ ایک گرجا (یعنی اپنے عبادت خانہ) میں تھا۔ میں نے اُس سے پوچھا: تُو نے اپنے آپ کو لوگوں سے الگ تھلگ اِس گرجا میں کیوں قید کر رکھا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں یہاں اکیلا اس لئے رہتا ہوں تاکہ زیادہ سے زیادہ عبادت کرسکوں اور دُنیا کے کام میری عبادت میں رُکاوٹ نہ بنیں۔ میں نے پوچھا: تُو کس کی عبادت کرتا ہے؟ اُس نے جواب دیا: حضرتِ عیسٰی علیہ السّلام کی، میں نے کہا: کیا وجہ ہے کہ تُو معبودِ حقیقی اللہ پاک کی عبادت چھوڑ کر اس کے نبی علیہ السّلام کی عبادت کرتا ہے حالانکہ عبادت کے لائق تو صرف اور صرف "اللہ" ہے؟ اس نے کہا:

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے چالیس دن اور چالیس راتیں بغیر کھائے پیئے گزار دیں۔ میں نے اس سے پوچھا: جو شخص چالیس دن اور چالیس راتیں بغیر کھائے پیئے بھوکا پیاسا گزار دے تو کیا وہ "خدا" بن جاتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس سے فرمایا: میں یہاں تیرے ساتھ رہتا ہوں تم گِننا کہ میں کتنے دن تک بغیر کھائے پیئے رہ سکتا ہوں۔ چنانچہ میں دن رات اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہتا، نہ کچھ کھاتا نہ پیتا، اس طرح جب چالیس دن اور چالیس راتیں گزر گئیں تو میں نے اُس سے کہا: اگر تُو چاہے تو میں مزید کچھ دن بغیر کھائے پیئے گزار سکتا ہوں۔ راہِب نے جب میری یہ حالت دیکھی تو پوچھا: تمہارا دین کون سا ہے؟ میں نے کہا: میں اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اُمتی ہوں، میں ان کا بہت چھوٹا غلام ہوں اور ہمارا دین "اِسلام" ہے۔ راہِب میرے پاس آیا اُس نے اپنے مذہب سے توبہ کی اور کلمہ پڑھ کر دامنِ اسلام سے وابستہ ہو گیا۔ پھر میں اُسے اپنے ساتھ دِمشق لے آیا اور وہاں کے لوگوں سے کہا: اے لوگو! اپنے اِس نئے مسلمان بھائی کی خوب خیر خواہی کرنا اور اِسے کسی قسم کی پریشانی نہ ہونے دینا۔ پھر میں چند دن دمشق میں رہا اور وہاں سے کوچ کر گیا۔ وہ شخص ہر وقت اللہ پاک کی عبادت میں مشغول رہتا پھر جب میں واپس آیا تو اُسے اس حال میں پایا کہ اُس کا شمار اولیاءِ کرام رحمۃُ اللہِ علیہم میں ہونے لگا۔ (عیون الحکایات، 1/189 ملخصًا) اللہ ربُّ الْعِزت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وَسَلّم

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا نگاہِ مردِ مؤمن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

شیخ شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کے نزدیک زکوٰۃ کا نصاب

اِبنِ بَشّار لوگوں کو حضرتِ شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس بیٹھنے اور ان کی باتیں سننے سے منع

کرتے، ایک دن خود اِبنِ بَشّار اُن کا امتحان لینے حاضر ہوئے۔ اِبنِ بَشّار نے کہا: پانچ اونٹوں میں کتنی زکوٰۃ ہے؟ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خاموش رہے، انہوں نے بار بار سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ شرع شریف کے مطابق ایک بکری واجب ہے جبکہ ہمارے جیسوں کے لئے حکم ہے کہ سب زکوٰۃ میں دے دیئے جائیں۔ اِبنِ بَشّار نے پوچھا: اس بارے میں آپ کا کوئی امام ہے؟ فرمایا: ہاں! پوچھا کون؟ فرمایا: حضرتِ ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کیونکہ آپ نے سارے کا سارا مال خیرات کر دیا۔ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ تو نے اپنے اہل و عیال کے لئے کچھ پیچھے چھوڑا؟ عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔ اِبنِ بَشّار اس حال میں واپس لوٹے کہ اس کے بعد کسی کو شیخ شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس آنے سے منع نہ کیا۔ (طبقات کبریٰ للشعرانی، 1/149)

میں سب دولت رہِ حق میں لٹا دوں شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

چار ہزار احادیث میں سے صرف ایک؟

حضرت شیخ شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے چار سو علمائے کرام کی خدمت میں رہ کر علمِ دین حاصل کیا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے چار ہزار احادیثِ مبارکہ پڑھیں، پھر میں نے ان میں سے ایک حدیثِ پاک کو مُنْتَخَب کیا اور اس پر عمل کیا کیونکہ میں نے اس حدیثِ پاک میں خوب غور و فکر کیا تو عذابِ الٰہی سے چھٹکارا اور اپنی نجات و کامیابی اسی میں پائی۔ وہ حدیثِ مبارکہ یہ ہے: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بعض صحابہ کرام علیہمُ الرضوان سے ارشاد فرمایا: جتنا دُنیا میں رہنا ہے، اُتنا دنیا کے لیے اور جتنا عرصہ قبر و آخرت میں رہنا ہے اُتنی قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جاؤ اور اللہ پاک کیلئے اُتنا عمل کرو جتنے تُم اس کے محتاج ہو اور جہنّم

کی آگ کے لیے اُتنا عمل کرو جتنی تم میں برداشت کرنے کی طاقت ہے۔(ایہاالولد، ص17)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی خدمت کرنے والا

حضرتِ شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکے میں ایک اَعرابی (یعنی عرب کے دیہاتی) کو صوفیائے کرام کی خدمت کرتے ہوئے دیکھا تو اس کا سبب پوچھا: اُس نے بتایا: میں ویرانے سے گزر رہا تھا کہ میں نے ایک غلام کو دیکھا جو ننگے پاؤں، ننگے سر تھا۔ اُس کے پاس سفر کا سامان، پانی کا مشکیزہ وغیرہ کچھ نہ تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں اس سے ملتا ہوں، اگر یہ بھوکا ہو گا تو اسے کھانا کھلاؤں گا اور اگر پیاسا ہو گا تو پانی پلاؤں گا۔ پھر میں اس کے پیچھے پیچھے چل دیا یہاں تک کہ ہم دونوں کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا، مگر اچانک وہ مجھ سے دور ہونا شروع ہو گیا حَتّٰی کہ میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ میں نے دل میں سوچا کہ شاید یہ شیطان تھا۔ تو ایک آواز آئی: نہیں! بلکہ یہ دیوانہ تھا۔ میں نے بلند آواز سے اِلتجا کی: اے فلاں! میں تجھے اس ذاتِ پاک کا واسطہ دیتا ہوں جس نے حضرتِ محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو سچا نبی بنا کر بھیجا ہے، ذرا میری بات سنئے: تو انہوں نے فرمایا: اے جوان! تو خود بھی تھکا اور مجھے بھی تھکا دیا۔ میں نے کہا: میں آپ کو اکیلا پاکر آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا: جس کے ساتھ خدا ہو وہ اکیلا کیسے ہو سکتا ہے؟ میں نے پوچھا: مجھے آپ کے پاس کوئی توشہ (یعنی سامان) بھی نظر نہیں آیا، تو انہوں نے فرمایا: جب مجھے بھوک لگتی ہے تو ذکرِ اِلٰہی میرا توشہ بن جاتا ہے اور جب مجھے پیاس لگتی ہے تو اللہ پاک کا دیدار میرا سوال اور مطلوب بن جاتا ہے۔ میں نے عرض کی: مجھے بھوک

لگی ہے کھانا کھلا دیجئے۔ تو انہوں نے پوچھا: کیا تم اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی کرامات نہیں مانتے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! مگر میں اطمینانِ قَلْب کے لئے یہ باتیں پوچھ رہا ہوں۔ انہوں نے اپنا ہاتھ ریتیلی زمین پر مارا اور ایک مٹھی بھر کر میری طرف بڑھائی اور کہنے لگے: اے دھوکا کھانے والے! لو کھاؤ۔ میں نے دیکھا کہ وہ مٹی لذیذ ترین ستو بن چکی تھی، میں نے کہا: کتنے لذیذ ہیں! تو وہ بولے: بیابان میں اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کو ایسی بہت سی نعمتیں حاصل ہیں، اگر تو سمجھے۔ میں نے عرض کی: مجھے پانی بھی پلائیے۔ تو انہوں نے اپنا پاؤں زمین پر مارا تو شہد اور پانی کا چشمہ پُھوٹ پڑا۔ میں پانی پینے کے لئے چشمے پر بیٹھ گیا، پھر جب میں نے سر اُٹھایا تو وہ مجھے نظر نہ آئے، نہ جانے وہ کہاں غائب ہوگئے۔ لہٰذا اس دن سے میں اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی خدمت میں مصروف ہوں شاید اُس جیسے کسی ولی کی زیارت کر سکوں۔ (بحر الدموع، ص 74) اللہ ربُّ العزت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

اچھا بولنا خاموش رہنے سے بہتر ہے

"کَشفُ المَحجوب" میں حُضور داتا گنج بَخْش علی ہجویری رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابو بکر شبلی بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے بغداد شریف کے ایک محلے سے گزرتے ہوئے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا: اَلسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنَ الْکَلَامِ یعنی خاموشی بولنے سے بہتر ہے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسے فرمایا: "تیرے بولنے سے تیرا خاموش رہنا اچھا ہے اور میرا بولنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔" (کشف المحجوب، ص402 ماخوذاً)

رزق کے معاملے میں فکر مند رہنے والے کو خوبصورت جواب

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا سیّدی! میرے

اہل و عیال زیادہ ہیں اور رزق کے اَسباب کم۔ آپ نے فرمایا: اپنے گھر میں داخل ہو کر ہر اُس شخص کو باہر نکال دے جس کا رزق تیرے ذہن کے مطابق تیرے ذِمّے پر ہو اور جس کا رزق اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہو اُسے رہنے دے۔ (طبقات کبریٰ للشعرانی، 1/148)

وفات شریف کے وقت بھی سُنّت پر عمل

حضرت جعفر بن محمد بن نصیر بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے حضرت شیخ شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کے خادم بکَران دینوری سے پوچھا: "وفات شریف کے وقت حضرت شیخ شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کیا کیفیت تھی؟" جواب دیا: "آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص کا دِرْہم میرے ذِمّے ہے جو ظلم کی راہ سے میرے پاس آگیا تھا حالانکہ میں اس کے مالک کی طرف سے ہزاروں دِرْہم صدقہ کرچکا ہوں مگر مجھے سب سے زیادہ اسی کی فکر کھائے جارہی ہے۔" پھر ارشاد فرمایا: "مجھے نماز کے لئے وضو کروادو۔" میں نے وضو کروادیا لیکن داڑھی میں خِلال کروانا بھول گیا اور چونکہ اس وقت آپ بول نہیں پارہے تھے اس لئے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داڑھی میں داخل کردیا پھر آپ انتقال فرماگئے۔ یہ سُن کر حضرت جعفر رحمۃُ اللہِ علیہ رونے لگے اور فرمانے لگے: "تم ایسے شخص کے بارے میں کیا کہو گے جس سے عمر کے آخری لمحے بھی شریعت کا کوئی ادب فوت نہ ہوا۔" (احیاء العلوم، 5/233)

گویا آپ اس شعر کے عین مِصداق تھے:

تبلیغ سنتوں کی کرتا رہوں ہمیشہ مرنا بھی سنتوں میں ہو سنتوں میں جینا

(وسائلِ بخشش، ص191)

اِنتقال شریف

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا اِنتقال شریف جمعۃُ المبارک کے دن، 27 ذُوالحجۃِ الحرام 334ھ کو

88برس کی عمر میں ہوا۔ آپ کا مزارِ پُرانوار بغداد شریف میں ہے۔
(تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص210)

سب اولادِ آدم کی طرف سے جواب دے دیا

اِنتقال شریف کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر آپ سے سوال کیا کہ نکیرین سے آپ نے کیسے چھٹکارا حاصل کیا؟ فرمایا: جب انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ تیرا رب کون ہے ؟ تو میں نے جواب دیا: میرا رب وہ ہے جو آدم کو پیدا کر کے تمہیں اور دوسرے ملائکہ کو سجدہ کرتے دیکھ رہا تھا۔ یہ جواب سن کر نکیرین نے کہا: اس نے تو پوری اولادِ آدم کی جانب ہی سے جواب دے دیا اور یہ کہہ کر واپس چلے گئے۔(تذکرۃ الاولیاء، 2/153)

”ابو بکر“ کے چھ حُروف کی نسبت سے 6 فرامینِ شیخ شبلی رحمۃ اللہِ علیہ

﴿1﴾ شکر، نعمت کو مدِّ نظر رکھنے کا نام نہیں بلکہ نعمت عطا فرمانے والے کو پیشِ نظر رکھنے کا نام ہے۔(رسالہ قشیریہ، ص212)

﴿2﴾ مسلمان کا جب دنیا سے رُخصت ہونے کا وقت قریب آتا ہے تو اُس کا رنگ پیلا پڑ جاتا ہے کیونکہ وہ بارگاہِ خداوندی میں کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے مسلمان جب اپنی قبر سے نکلے گا تو اُس کا چہرہ چمک دار اور روشن ہو گا۔(طبقات کبریٰ للشعرانی، 1/148)

﴿3﴾ بُرے لوگوں کی صحبت کی نحوست سے نیک بندوں کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔(الکواکب الدریۃ، 2/86)

﴿4﴾ جو تیرے لئے ہے وہ تجھ کو ضرور ملے گا اور جو تیرا نہیں وہ کوشش سے بھی نہ ملے گا۔
(شریف التواریخ، ص1/603)

﴿5﴾ قرآنِ کریم کی نصیحتوں سے فیض حاصل کرنے کے لئے دل ایسے حاضر ہونا چاہیے

کہ اس میں پلک جھپکنے کی مقدار بھی غفلت نہ آئے۔

(تفسیر ثعلبی، پ26،ق، تحت الآیت:37، 9/106)

﴿6﴾ حج کے دو حروف ہیں: پہلا "حا" اور دوسرا "جیم"۔ "حا" سے مراد حلم اور "جیم" سے مراد جُرم ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ گویا بندہ کہتا ہے: اے میرے رب! میں تیرے حلم اور تیری رحمت کی اُمّید لے کر تیری بارگاہ میں اپنے جرم کے ساتھ حاضر ہوں اگر تُو بھی میرے جرم نہ بخشے گا تو کون بخشے گا؟ (الروض الفائق، ص57)

فہرست

ابو بکر الشبلی